سوال

(447) بعد قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو اجتماعی دعا کی جاتی ہے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر جو اجتماعی دعا کی جاتی ہے کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اگر ہے تو حدیث بحوالہ تحریر فرما دیجئے؟ (محمد یونس شاکر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوٰۃ میں بحوالہ ابو داود لکھا ہے: ((کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْہِ ، فَقَالَ : اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْآنَ یُسْأَلُ)) [''نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو کھڑے ہوتے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، پس بے شک اب وہ سوال کیا جائے گا؟''3 [۱ ۴۸ ح: ۱۳۳] نیز فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے: ((وَفِیْ حَدِیْثِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ : رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ قَبْرِ عَبْدِ اللّٰہِ ذِی النَّجَّادَیْنِ۔ الحدیث ، وَفِیْہِ : فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ دَفْنِہٖ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ رَافِعًا یَدَیْہِ۔ أَخْرَجَہُ أَبُوْ عَوَانَۃَ فِیْ صَحِیْحِہٖ ا ھ)) [''اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عبد اللہ ذی النجادین کی قبر میں۔'' [الحدیث] اور اس میں ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دفن سے فارغ ہوئے تو قبلہ رخ ہوئے، ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے۔ نکالا اس کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں۔''] [۱۱ ۱۴۴]

((عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ مَخْرَمَۃَ بْنِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ قَالَ یَوْمًا : اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ؟

3 مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اثبات عذاب القبر الفصل الثانی

فَظَنَنَّا اَنَّہٗ یُرِیْدُ اُمَّہُ الَّتِیْ وَلَدَتْہُ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَۃُ رضی اللہ عنہ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَا بَلٰی قَالَتْ

لَمَّا کَانَتْ لَیْلَتِیَ الَّتِیْ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْھَا عِنْدِیْ اِنْقَلَبَ فَوَضَعَ رِدَائَہٗ وَخَلَعَ نَعْلَیْہِ فَوَضَعَھُمَا عِنْدَ رِجْلَیْہِ وَبَسَطَ طَرَفَ اِزَارِہٖ عَلٰی فِرَاشِہٖ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا رَیْثَمَا ظَھَرَ اَنَّہٗ قَدْ رَقَدْتُ فَاَخَذَ رِدَائَہٗ رُوَیْدًا وَانْتَعَلَ رُوَیْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ [رُوَیْدًا] فَخَرَجَ ثُمَّ اَجَافَہٗ رُوَیْدًا فَجَعَلْتُ دِرْعِیْ فِیْ رَأْسِیْ وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ اِزَارِیْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ عَلٰی اِثْرِہٖ حَتّٰی جَائَ الْبَقِیْعَ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِیَامَ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ وَاَسْرَعَ فَاَسْرَعْتُ فَھَرْوَلَ فَھَرْوَلْتُ فَاَحْضَرَ فَاَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُہٗ فَدَخَلْتُ فَلَیْسَ اِلَّا اَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ : مَالَکِ یَا عَائِشُ حَشْیَا رَابِیَۃً؟ قَالَتْ : قُلْتُ لَا شَیْئَ یَا

رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَتُخْبِرِیْنِیْ اَوْ لَیُخْبِرَنِی اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ قَالَتْ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ فَاَخْبَرْتُہُ الْخَبَرَ قَالَ فَاَنْتِ السَّوَادُ الَّذِیْ رَاَیْتُہٗ اَمَامِیْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ۔ فَلَھَدَنِیْ فِیْ صَدْرِیْ لَھْدَۃً اَوْجَعَتْنِیْ ثُمَّ قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ ؟ قَالَتْ : مَھْمَا یَکْتُمِ النَّاسُ یَعْلَمْہُ اللّٰہُ (قَالَ) نَعَمْ ۔ قَالَ : ((فَاِنَّ جِبْرِیْلَ اَتَانِیْ حِیْنَ رَاَیْتِ فَنَادَانِیْ فَاَخْفَاہُ مِنْکِ فَاَجَبْتُہٗ فَاَخْفَیْتُہٗ مِنْکِ وَلَمْ یَکُنْ لِیَدْخُلَ عَلَیْکِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِیَابَکِ وَظَنَنْتُ اَنْ قَدْ رَقَدْتِ فَکَرِھْتُ اَنْ اُوْقِظَکِ وَخَشِیْتُ اَنْ تَسْتَوْحِشِیْ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَاْمُرُکَ اَنْ تَاْتِیَ اَھْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَھُمْ))

قَالَ قُوْلِیْ : اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَائَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

ترجمہ : . . . ''محمد بن قیس بن مخرمہ بن المطلب نے ایک دن کہا : میں اپنی اور اپنی ماں کی بات نہ بتاؤں ؟ ہم نے سمجھا کہ وہ اپنی حقیقی والدہ کی بات کہہ رہے ہیں ۔ کہنے لگے : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ میں تمہیں اپنی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روداد نہ سناؤں ؟ ہم نے کہا : ہاں 1 کیوں نہیں ۔ تو فرمانے لگیں : ایک روز میری باری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے ۔ گھر پہنچ کر آپ نے چادر رکھ دی ، جوتے بھی اتار کر پاؤں کے قریب رکھ دیئے اور اپنی چادر کا ایک حصہ بستر پر بچھا کر لیٹ گئے ۔ تھوڑی دیر بعد جب انہیں اندازہ ہوا کہ میں سو چکی ہوں تو آہستہ سے چادر اٹھائی ، چپکے سے جوتے پہنے ، دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور آہستہ سے دروازہ بند کر دیا ۔ چنانچہ میں نے بھی اوڑھنے کی چادر سر پر رکھی اور تیار ہو گئی ۔ پھر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلتی رہی ۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع میں تشریف لائے ۔ آپ دیر تک ٹھہرے رہے ، پھر آپ نے تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر دعا کی ، جب آپ پلٹے تو میں بھی پلٹ پڑی ۔ آپ نے قدم تیز کیے تو میں بھی تیز ہو گئی ۔ آپ نے دوڑنا شروع کر دیا ، تو میں بھی دوڑنے لگی ، آپ بھی پہنچے میں بھی پہنچ گئی ، لیکن ذرا پہلے بس میں لیٹی ہی تھی کہ آپ تشریف لے آئے ۔ پوچھا : ''عائش (حضرت عائشہ کا لاڈ کا نام) سانس کیوں پھول رہا ہے ؟'' میں نے کہا : کوئی بات نہیں ۔ فرمایا : ''بتا دو تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ علیم و خبیر بتا دے گا ۔'' میں نے کہا : میرے والدین آپ پر نثار اور پھر ساری بات بتا دی ۔ آپ نے فرمایا : ''وہ کالا سایہ میرے آگے آگے تم تھیں ؟'' میں نے کہا : ہاں ۔ پھر آپ نے میرے سینے پر زوردار ہاتھ مارا ، جس سے مجھے تکلیف ہوئی ۔ پھر فرمایا : ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے ؟

حضرت عائشہ نے کہا : لوگ جتنا بھی چھپاتے رہیں ، اللہ تو جانتا ہی ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''ہاں ۔'' پھر آپ نے حقیقت حال بیان کرتے ہوئے کہا ، جب تم نے دیکھا اس وقت جبریل امین آئے تھے ، انہوں نے مجھے آہستہ سے بلایا ، تاکہ تمہیں اطلاع نہ ہو ، میں نے بھی آہستہ سے جواب دیا ، تاکہ تمہیں خبر نہ ہو ، وہ تمہارے پاس نہیں آسکتے تھے ، کیونکہ تم نے کپڑے اتار لیے تھے ۔ میرا خیال تھا کہ تم سو چکی ہو ، تمہیں جگانا پسند نہ کیا ۔ مجھے اندیشہ تھا کہ تم ڈرو گی ۔ جبریل امین نے آکر کہا کہ تمہارے رب کا حکم ہے کہ اہل بقیع کے پاس جا کر ان کے حق میں دعائے مغفرت کرو ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم 1 میں ایسے موقع پر ان کے لیے کیا کہا کروں ؟ آپ نے فرمایا : ''کہو مومن اور مسلمان گھر والوں پر اللہ کی سلامتی ہو ، اللہ اگلوں اور پچھلوں پر رحمت فرمائے ۔ ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس ، پہنچنے والے ہیں ۔''
1

((عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہما قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ لَیْلَۃٍ فَاَرْسَلْتُ بَرِیْرَۃَ فِیْ اَثَرِہٖ لِتَنْظُرَ اَیْنَ ذَھَبَ قَالَتْ فَسَلَکَ نَحْوَ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ فَوَقَفَ فِیْ اَدْنَی الْبَقِیْعِ ثُمَّ رَفَعَ یَدَیْہِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعَتْ اِلَیَّ بَرِیْرَۃُ فَاَخْبَرَتْنِیْ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ سَاَلْتُہٗ فَقُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیْنَ خَرَجْتَ اللَّیْلَۃَ ؟ قَالَ : بُعِثْتُ اِلٰی اَھْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْھِمْ ۔)) 2

ترجمہ : . . . ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے میں نے بریرہ

1 صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول المقابر ، سنن نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنین

2 موطا امام مالک کتاب الجنائز باب جامع الجنائز ، سنن النسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنین

کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بھیجا ، تاکہ دیکھے کہ آپ کہاں گئے ہیں ؟ بریرہ نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع الغرقد کی طرف گئے ، پھر بقیع کے قریب کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے ، پھر پلٹ آئے ، بریرہ نے واپس آکر مجھے ساری بات بتا دی ، صبح ہوئی تو میں نے پوچھا : آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کہاں تشریف لے گئے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: مجھے اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا تھا، تاکہ ان کے حق میں دعا کروں۔'' ۲۴ ۱۲ ۱۴۲۱ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

جلد02ص371

محدث فتویٰ